فرقِ باطلہ کا تعاقب

جناب چوہدری رستم علی

فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ
کیوں اور کس طرح ممکن ہے؟

ہندوستان میں برطانوی سامراج کی آمد کے بعد اسلامیانِ ہند کو کئی طرح کے معاشی، سیاسی، معاشرتی اور دینی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ اس پرآشوب دورِ حکومت میں بہت سے سیاسی اور دینی طالع آزما پیدا ہوئے انہوں نے ذاتی اغراض، جاہ پسندی، حرصِ زر اور غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی اور ان کی حکومت کے استحکام کے لئے دین و دنیا کا سودا کیا۔ ان بے ضمیر افراد میں قادیان کے ایک رئیس زادے کا نام سرِفہرست آتا ہے جس نے برطانیہ کی سیاسی خدمت کے لئے دینِ اسلام کی اقدار کو پامال کیا۔ اور اپنی خاندانی غداریوں کو اجاگر کر کے اپنے اسلاف سے بڑھ چڑھ کر سامراج کی خدمت گذاری کے دعوے کئے۔

اس دینی غدار اور ملت فروش کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے احمدیت کے نام سے تحریک چلا کر ہندوستان میں ایک مستقل فتنہ کی بنیاد رکھی۔ مذہبی لحاظ سے قادیانی تحریک بہائیت کا ہندی ایڈیشن ہے اور سیاسی لحاظ سے سامراجی اطاعت کیشی کی آئینہ دار ہے۔ اس اسلام دشمن تحریک کو برطانوی سامراج نے آب و دانہ مہیا کیا اور یہودی آقاؤں نے پروان چڑھایا۔ مرزا قادیانی نے مصلح، مجدد، مہدی، مسیح موعود، نبی و رسول، موعودِ اقوامِ عالم، کرشن وغیرہ دعووں کا ملغوبہ تیار کر کے اپنی ذات کو ان کے گرد گھمایا۔ خدا سے وحی پانے کا سوانگ رچایا۔ ہندوستان کی کوکھ سے جنم لینے والے مذاہب ہندومت، بدھ مت، سکھ مت وغیرہ پر تنقید کی۔ ان کے بانیوں اور مبلغوں کو سب و شتم کا نشانہ بنایا۔ عیسائیت اور عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف بکواسات کا طومار باندھا۔ جہاد کی تنسیخ، برطانیہ کی اطاعت، اسلامی حکومتوں کی پامالی اور تباہی کے اعلان کئے ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ اس نے مذہب کے نام پر کاروبار شروع کیا۔ وہ ۱۹۰۸ء میں اس کی وفات تک ایک فتنہ کا روپ دھار چکا تھا۔ کئی ایمان فروش، مذہبی دیوانے، اقتدار اور شہرت کے پرستار اور غیر ملکی آقاؤں کے اطاعت کیش قادیانیت سے وابستہ ہو گئے۔

بھیرہ کے حکیم نورالدین کے چھ سالہ دور میں تحریک نے اسلامی ممالک میں اپنے اثرات پھیلانے کی

کوشش کی۔ اور لندن میں اپنا مرکز قائم کیا تاکہ جعلی نبوت کو براہ راست سرکاری سرپرستی میں آگے بڑھایا جائے۔ قادیانیت کی اصل جڑیں مرزا قادیان کے بیٹے مرزا محمود احمد کے دور میں پھیلائیں۔ مرزا محمود نے اس عظیم سیاسی سازش کے لئے برطانیہ سے مستقل ساز باز کی۔ ان کے ساتھ زبردست سیاسی تعاون کیا تاکہ قادیانیت ایک مستقل دین کے طور پر پروان چڑھے۔ اور جماعت مالی لحاظ سے اتنی مستحکم ہو کہ خود کار ترقی کر سکے۔

انگریز نے مسلمانوں کے معاشی اور سیاسی مفادات کا ایک بڑا حصہ قادیانیوں پر نچھاور کیا اور ان کی وفاداریوں کو اپنے جابرانہ غلبے کے لئے استعمال کیا۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۷ء تک قادیانیت نے ایک ایسی شکل اختیار کر لی کہ اس کا اپنا نبی و رسول تھا۔ دنیا کے لاکھوں مسلمان کافر اور اس کو نبی نہ ماننے کی وجہ سے جہنمی تھے۔ خاندانِ نبوت، صحابہ، تابعین، ام المومنین، بہشتی مقبرہ، ظلی حج، مسجد اقصیٰ، مجموعہ الہامات وحی غرضیکہ ایک مستقل امت کے جملہ لوازم موجود تھے۔ برطانیہ اور صیہونیت کی سیاسی سرپرستی تھی اور لاکھوں روپے کی املاک صدر انجمن احمدیہ کے نام تھیں۔ اس طرح قادیانیت ایک گھناؤنی سازش کے تحت پروان چڑھتی رہی۔

اس سازش کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں نے جو طریقہ اختیار کیا وہ زیادہ مؤثر نہ تھا۔ ابتدا میں اس سراسر سیاسی سازش کو دینی ارتداد کی تحریک سمجھ کر مناظرے، مجادلے اور مباحثے کئے گئے بلکہ قادیانیوں نے بڑے زور شور سے اس روش کو اپنایا جس کے باعث اس فتنہ کی حقیقی صورت پوشیدہ رہی ۱۹۰۱ء سے ۱۹۳۰ء تک ہمیں مذہبی مباحث زیادہ اور سیاسی محاسبہ کم ملتا ہے۔ ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ قادیانیوں کی سیاسی سازشیں عیاں ہو گئیں۔ آزادی کی تحریکوں کی مخالفت۔ انگریز کی سیاسی خدمات۔ قادیانی مبلغوں کی جاسوسی اور برطانیہ کے لئے خصوصی کارروائیاں اور خاص طور پر سامراجی اشارے پر تحریک کشمیر میں مرزا محمود کی شمولیت سے یہ بات روشن ہو گئی کہ قادیانیت برطانوی سامراج کی داشتہ اور ساختہ پرداختہ سیاسی ایجنسی ہے مجلسِ احرار اسلام نے ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۷ء تک اس فتنہ کی سرکوبی میں نمایاں حصہ لیا اور ۱۹۴۷ء کے بعد ان کی اور دیگر اسلامی جماعتوں کی مساعی کے نتیجے میں ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ان کی سیاسی سازشوں کے خاتمے کی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ ایک طویل اور صبر آزما دور کے بعد ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم ہوئی اور ۱۹۸۴ء میں ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو روکنے کا آرڈی ننس جاری ہوا جس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

ہم ان محرکات کی نشاندہی کریں گے جس کے باعث قادیانیت نے ترقی کی تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس اسلام دشمن تحریک کے پھلنے پھولنے میں بہت سے عناصر نے حصہ لیا۔ اور اس خود کاشتہ پودے کو تناور درخت

بتایا۔ اب جب کہ یہ ایک مستقل فتنہ کی صورت اختیار کر گیا ہے اس کو کونسی طاقتیں برسرِاقتدار رکھ رہی ہیں اور ان کے کیا مقاصد ہیں؟ اس تحریک میں بڑھنے پھولنے کے خود اپنے طور پر کتنے امکانات ہیں؟ اور مستقبل میں اس سے کیا خطرات درپیش ہوں گے۔

قادیانیت کو سامراجی اور یہودی سرپرستی کا حاصل ہونا ایک منطقی امر ہے موجودہ دور میں اس تحریک کو فروغ دے کر مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل کی جا رہی ہے۔

۱۔ اسلام کی ابھرتی ہوئی تحریکات کو دبانا اور حقیقی اسلام کی صورت کو مسخ کرنا۔

۲۔ اسلامی بنیاد پرستی *Fundamentalism* کا مقابلہ کرنا۔

۳۔ افریقہ میں قادیانیت استعمار اور اسرائیل کا اڈہ *Out post* ہے اس کی ترقی سے سامراجی طاقتوں کا اثر و نفوذ قائم رہتا ہے اور افریقی ممالک میں ابھرنے والا اسلام قادیانیت کی شاہراہ پر رواں دواں ہو کر صیہونیت کے غلبہ کے لئے ممد و معاون ہوگا۔

۴۔ اسرائیل میں قادیانی مشن عرب ممالک میں سیاسی مقاصد کے لئے کام کر رہا ہے اور فلسطینی مسلمانوں میں ارتداد کے کانٹے بو رہا ہے۔

۵۔ اسلامی عقائد میں باطل خیالات کی آمیزش اور اس کے فلسفہ و فکر میں قادیانی تاویلات و تشریحات کی ملاوٹ کی جا رہی ہے۔

مغربی طاقتوں کی خفیہ ایجنسیاں اور ادارے نامعلوم طریقوں سے قادیانیوں کی سرپرستی میں مصروف ہیں۔ مرزا طاہر احمد لندن میں بیٹھ کر لاکھوں روپے اکٹھے کر رہا ہے۔ "تبلیغی" مشنوں، لٹریچر اور مبلغوں کا ایک جال بچھایا جا رہا ہے۔ اس وقت قادیانی بجٹ میں اس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ مرزا طاہر اس کو ظاہر بھی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ۱۹۸۶، ۱۹۸۷ء کے بعد تحریک جدید کے بجٹ کا اعلان بھی بند کر دیا گیا ہے جو کئی کروڑ روپے بتایا جاتا ہے۔ قادیانی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے اتنا بڑا بجٹ ناقابل فہم ہے؟ ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈی ننس کے اجراء کے بعد قادیانیوں نے مغربی دنیا میں پاکستان، سابقہ ضیا حکومت اور علمائے کرام کے خلاف بے پناہ لٹریچر شائع کیا ہے اور انسانی حقوق *Human Rights* اور مذہبی آزادی *Religious Freedom* کے نام پر سینکڑوں، قادیانیوں نے مغربی جرمنی۔ امریکہ۔ برطانیہ اور کینیڈا وغیرہ میں پناہ لے رکھی ہے۔ اور "تبلیغی" مراکز قائم کئے ہیں۔ امریکہ نے پاکستان کو دی جانے والی امداد میں قادیانیوں کے متعلق آرڈی ننس کی تنسیخ جیسے معاملات کو شامل کرنے کی کوشش کی۔ اور امریکہ اور یورپ کی یہودی تنظیموں اور صیہونی لابی اور پریس نے قادیانیت کی جس طور پر پذیرائی کی ہے اس سے صاف عیاں

ہوتا ہے کہ ان کے بعض مقاصد ایسے ہیں جن کی تکمیل کے لئے وہ اس تحریک کے قیام و ترقی کے خواہاں ہیں۔ ان کی غیر معمولی دلچسپی اور مرزا طاہر احمد، مرزا مظفر احمد (ایم ایم احمد) ڈاکٹر عبدالسلام وغیرہ سے عالمی طاقتوں اور ایجنسیوں کے تعلقات اور تعاون کے وعدے اس خطرے کی وسعت Demensim کو واضح کرتے ہیں۔

ان حالات میں مسلمانوں کو کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہئے اور اس فتنہ کے خاتمے کے لئے جس کو اندرون ملک بعض عناصر کی شہ اور بیرون ملک بعض طاقتوں کی سرپرستی حاصل ہے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ ان کا اجمالی ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ قادیانیت کے حقیقی خدوخال واضح کرنے کے لئے ٹھوس، جامع اور موجودہ تحقیقی بنیادوں پر انگریزی اور عربی میں مواد تیار کرانا چاہئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ایسا کوئی مواد شائع نہیں کر سکی جو بیرونی دنیا کو اپیل کرے۔ پرانا لٹریچر، مرزا کی شخصیت، پیش گوئیاں وغیرہ عوام الناس کو متاثر کر سکتا ہے۔ موجودہ پڑھے لکھے طبقے کو مستند حوالوں سے مرتب کئے گئے مواد کی ضرورت ہے۔ اس مواد کا عظیم ذخیرہ انڈیا آفس لائبریری لندن کے علاوہ اور دیگر یورپی یونیورسٹیوں میں موجود ہے۔ ہندوستان میں نیشنل آرکائیو Archive وغیرہ میں نہایت قیمتی ماخذات موجود ہیں جن سے قطعاً استفادہ نہیں کیا گیا اس مواد کا منظر عام پر لانا لازمی ہے۔

۲۔ اہل قلم حضرات اور علمائے کرام پر مشتمل ایک پینل Panel بنایا جائے جو موجودہ حالات اور ضروریات کے مطابق مختلف زبانوں میں مختصر پمفلٹ تیار کرے جو وسیع پیمانے پر پھیلائے جائیں۔

۳۔ اسلامی تنظیم OIC، ایشیا، افریقہ اور یورپ کے اسلامی مراکز، مؤتمر عالم اسلامی اور دیگر اسلامی اداروں کو ایک لائحہ عمل مرتب کرنا چاہئے جس کی بنیاد پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کو طشت از بام کیا جائے۔

۴۔ قادیانی فتنہ کے آغاز میں کئی رسائل وجرائد نے نمایاں طور پر کام کیا اور جوابی لٹریچر شائع کیا ان رسائل وجرائد کی فائلیں ہماری تاریخ کا سرمایہ ہیں ان کو محفوظ کیا جائے۔ اس کے علاوہ قادیانیت کے خلاف جن لوگوں نے عمدہ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے بعض قادیانیت قبول کرنے کے بعد اس کو چھوڑ گئے۔ جیسے ڈاکٹر عبدالحکیم، چراغ دین وغیرہ۔ ان کی تالیفات کو دوبارہ شائع کیا جائے اس کے لئے ایک

قائم کیا جائے۔

مرزا قادیانی کی تصانیف کے پہلے شائع ہونے والے ایڈیشن اور قادیان سے شائع ہونے والے پرچے بدر، الحکم۔ تشحید الاذہان، ریویو وغیرہ کے مکمل فائل محفوظ ہونے ضروری ہیں۔

۵۔ جدید تعلیم خصوصاً انگریزی تعلیم سے علماء کو روشناس کرایا جائے تاکہ وہ بیرون ملک مؤثر تبلیغ کریں۔

فرقہ واریت سے قطعاً مبرا محض قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے اسلامی فرقوں سے تعاون کیا جائے اور بیرون دنیا میں کسی طور بھی فرقہ واریت کا مسئلہ نہ اٹھایا جائے۔

۶۔ افریقہ میں قادیانیت نے کئی سکول، ہسپتال اور مشن قائم کر رکھے ہیں جن کو مغربی استعمار اور اسرائیل کی پشت پناہی حاصل ہے اسلامی مشن قائم کرکے اور افریقی زبانوں میں لٹریچر تیار کر کے پیش کیا جائے۔ دوسرے نمبر پر قادیانیت انڈونیشیا میں پھیل رہی ہے وہاں بھی ایسے اقدامات کئے جائیں۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک اگر ایک فنڈ قائم کریں تو اس سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ قادیانیت کی سب سے بڑی پناہ گاہ اور اڈہ پاکستان میں ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کے اصل اعداد و شمار موجود نہیں۔ فوج اور سول میں ان کی صحیح تعداد واضح نہیں اس امر کے لئے :۔

ا۔ ایک قانون کے ذریعے ان کی مکمل مردم شماری کی جائے۔

ب۔ فوج اور سول میں ان کی تعداد منظر عام پر لائی جائے۔

ج۔ ایک قانون کے ذریعے ان کو ووٹر کے طور پر رجسٹر کیا جائے کیونکہ غیر مسلم ہونے کی زد سے بچنے کے لئے قادیانیوں نے ووٹ نہیں بنوائے۔

د۔ اسمبلیوں میں قادیانی سیٹوں کو خالی چھوڑنا جرم قرار دیا جائے۔

۸۔ قادیانیوں کے فنڈز کا آڈٹ کیا جائے اور ان کے ذرائع آمدنی واضح کئے جائیں۔ اور اخراجات کی مدات بتائی جائیں۔ صدر انجمن احمدیہ باقاعدہ Financial Statement جاری کرے جس کو مرزا طاہر کی منظوری کے بعد شائع کیا جائے۔

۹۔ ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے صدارتی آرڈیننس (××) جاری کیا گیا تھا اس کے خلاف قادیانیوں نے عالمی سطح پر نہایت گھناؤنا پروپیگنڈہ کیا ایمنسٹی انٹرنیشنل Amensty International انسانی حقوق کمیشن UN Human Rights Commission اور صیہونی پریس میں اس کے خلاف بہت کچھ لکھا گیا۔ موجودہ سیاسی تبدیلیوں کے بعد قادیانی محسوس کرتے ہیں کہ ساہیوال، سکھر وغیرہ کے قاتل آزاد ہو جائیں گے۔ جلسہ سالانہ ربوہ پھر سے شروع ہو جائے گا۔ اسلام مخالف لٹریچر اور مرزا طاہر کے خطبات پاکستان میں آزادانہ آجائیں گے۔ قادیانی پرچہ الفضل ربوہ نے اشاعت شروع کر دی ہے اور دیگر پرچے بھی پوری آب و تاب سے شائع ہو رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کے سربراہ اور بعض لیڈروں کے بیانات ریکارڈ پر موجود ہیں جن میں انہوں نے کھل کر قادیانیت کے خلاف جاری ہونے والے آرڈیننس کی مخالفت کی اس لئے قادیانیوں نے خفیہ طور پر ان عناصر کی پشت پناہی کی۔ موجودہ حکومت آٹھویں آئینی ترمیم کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

جس سے یہ آرڈی ننس ختم یا مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم ہوئی لیکن قادیانیت پر کوئی نمایاں اثر نہ پڑا۔ بلکہ ۱۹۸۰ء میں لاہور ہائیکورٹ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس کے لئے ۱۹۸۴ء کا آرڈی ننس جاری ہوا اور ہمیں بہت سی قربانیاں دینی پڑیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ آئینی ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس مسئلے کے آئینی پہلوؤں کو واضح کرے اور اس آرڈی ننس کو ایک بل BILL کی صورت میں قومی اسمبلی سے پاس کرایا جائے۔ اور اسے ایک ایسی آئینی اور قانونی صورت دی جائے جس کے بعد یہ مسئلہ اس طور سے بار بار رونما نہ ہو ہمیں جزوی اقدامات کی بجائے مکمل اور پورے طور پر جامع انداز سے اس مسئلہ کے آئینی حل کی صورت نکالنی چاہئے اور ضابطہ فوجداری اور دیوانی میں مناسب ترامیم کرنی چاہئیں تاکہ قادیانیت کو اس کی مناسب سطح پر رکھا جائے۔

۱۰۔ قادیانیوں کے بطور پاکستانی اس ملک میں رہنے کے ہم خلاف نہیں۔ ہم صرف ان کی مذہبی جارحیت کے مخالف ہیں۔ دنیا کے اسی کروڑ مسلمان مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے اگر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو مسلمانوں کو حق ہے کہ وہ اپنی بقا اور اجتماعیت کے تحفظ کے لئے اس فتنہ کو ان کے اپنے شرمناک عقائد کے باعث اصل حدود میں غیر مسلم اقلیت کے طور پر رکھے۔ بہائیت اسلام سے علیحدہ ہو کر احتساب کی براہ راست زد سے بچ گئی ہے۔ لیکن قادیانیت اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف صف آراء ہے اور جعلی نبوت کا پرچار کر رہی ہے۔ ہم نے اگر ایک مناسب لائحہ عمل تیار نہ کیا اور نہایت اخلاص اور اسلاف کی طرح دیانتداری سے اس فتنہ کے خلاف تحریک نہ چلائی۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر موثر اقدامات نہ کئے تو اس فتنہ کا خاتمہ ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ہمارے ہاں جو دو چار پرچے ختم نبوت، لولاک وغیرہ شائع ہو رہے ہیں ان کا معیار وہ نہیں جو جدید تعلیم یافتہ طبقے کو متاثر کر سکے۔ اس کے لئے انگریزی میں معیاری پرچہ یا ختم نبوت کا انگریزی ایڈیشن دنیا کے ممالک میں روانہ کرنا چاہئے۔ تاکہ مسلمانوں کا نقطہ نظر واضح ہو۔ ملک میں ان کی اشاعت بڑھائی جائے عام سٹالوں پر یہ پرچے دستیاب نہیں۔

مختصراً درج بالا تجاویز پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ قوم کی مساعی جمیلہ اور علمائے کرام کی کاوشوں کے بعد ہی اس فتنہ کا خاتمہ ممکن ہے۔